83999- مختلف اداروں جن اور سودی بنک کی مملوکہ کمپنی میں ملازمت کرنے کا حکم

سوال

میں ایک ایسی کمپنی میں ملازم ہوں جو پانچ اداروں کی ملکیت ہے جس میں دو سودی بنک بھی ہیں، اس کمپنی کی ملکیت میں زمین کا ایک ٹکڑا ہے، اور کمپنی بجلی پانی وغیرہ کے نفع کو داخل کر کے اسے سرمایہ کاروں میں تقسیم اور فروخت کرتی ہے، اور فروخت کی کیفیت یہ ہے کہ یا تو فوری فروخت یا پھر سالانہ فکس فوائد کے حساب سے قسطوں میں جو تقریبا سات فیصد سالانہ تک پہنچتا ہے، یہ علم میں رہے کہ بعض اوقات فروخت کرنے کا عمل موقوف ہو جاتا ہے.

اور کمپنی میں میرا کام آفس سیکرٹری کی حیثیت سے ہوتا ہے، میں نے کمپنی میں پانچ سالہ ملازمت میں مال جمع بھی کیا اور خرچ بھی، لیکن مجھے اس مال میں شبہ کا علم نہیں تھا میں نے اپنی رقم ایک اسلامی بنک میں جمع کروا رکھی ہے، تو کیا میری اس حلال اور حرام مال سے مختلط کمپنی میں ملازمت حلال ہے یا حرام ؟

اور میں نے جو مال جمع کیا ہے اس کا حکم کیا ہے، اور میں اس میں کس طرح تصرف کر سکتی ہوں ؟

اور اگر صرف یہ کام مکروہ ہے تو کیا یہ جہنم میں داخل کریگا یا کہ اس کے سبب سے مجھے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا ؟

اس کے متعلق مجھے معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، کیونکہ میں بہت ہی زیادہ پریشان ہوں.

پسندیدہ جواب

اول :

جمہور علماء کے ہاں مخلوط اموال والوں کے ہاں کام اور ملازمت کرنا مکروہ ہے حرام نہیں، لیکن اگر وہ کام فی نفسہ حرام ہو، یا پھر کسی حرام کام میں اس سے معاونت ہوتی ہو تو وہ کام بھی حرام ہو گا، مثلا کسی سودی بنک میں ملازمت کرنا.

اور مکروہ حرام نہیں، اور مکروہ کام کا مرتکب شخص گنہگار نہیں ہوتا، اگرچہ اسے ترک کرنا اور اس پر عمل نہ کرنا اور اس سے اجتناب کرنا اولی اور بہتر ہے، اور اسے چھوڑ کر کوئی صاف ستھرا کام تلاش کرنا چاہیے.

دوم :

قسطوں میں خرید و فروخت جائز ہے، لیکن دو چیزوں کی طرف متنبہ ہونا ضروری ہے :

پہلی :

بیع التقسیط کے معاہدہ میں یہ شرط نہ ہو کہ اگر قسط لیٹ ہو تو جرمانہ ادا کرنا ہوگا، کیونکہ یہ شرط سود کے لیے ہے، اور اس شرط پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے، اور نہ ہی ایسی شرط والے معاہدہ پر دستخط کرنے جائز ہیں.

دوسری :

قسطوں میں چیز اس کمپنی سے لی جائے جو اس کی مالک ہو، اسمیں کوئی سودی بنک وغیرہ واسطہ نہ بن رہا ہو، سودی بنک کا ایک معاہدہ میں شامل ہونے کا مطلب یہ ہوا کہ خریدار کی جانب سے بطور نائب بنک پوری قیمت ادا کریگا، اور پھر وہ یہ قیمت قسطوں میں وصول کریگا اور حقیقت میں یہ سودی قرض ہے، تو اس طرح بنک کھاتہ دار کو مثلا ایک سو قرض دیتا ہے، اور وہ خریدار کا نائب بن کر بائع کو اس کی ادائیگی کرتا ہے، اور پھر وہ قسطوں میں ایک سو بیس واپس لیتا ہے، اور یہ سود اور حرام ہے، جو کہ کسی پر بھی مخفی نہیں.

سوم :

اگر کمپنی زمین جائز بیع کے طریقہ پر فروخت کرتی ہے یعنی سودی بنک کے واسطہ کے بغیر تو آپ کا یہ کام جائز ہے، اور اس کام کی جو آپ تنخواہ لیتی ہیں وہ مباح اور جائز ہے، لیکن آپ کے لیے بہتر اور اولی یہی ہے کہ آپ کوئی اور صاف شفاف کام تلاش کریں جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے.

اور اگر کمپنی حرام طریقہ سے زمین فروخت کرتی ہے، مثلا خریدار پر یہ شرط رکھی جائے کہ قسط لیٹ ہونے کی صورت میں جرمانہ ادا کرنا ہوگا، یا قسطوں کی طریقہ کار میں بنک کا عمل دخل ہو تو یہاں پھر آپ کے کام کی نوعیت دیکھی جائیگی :

اگر تو آپ کے کام میں حرام کام میں معاونت ہوتی ہو، یا پھر لکھائی، یا ریکارڈ رکھنا، یا چھان بین کرنا وغیرہ تو آپ کا یہ کام حرام ہے اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی تنخواہ حرام ہوگی، اور آپ نے اس کی حرمت کا علم ہونے سے قبل جو تنخواہ لی ہے اس سے آپ فائدہ حاصل کر سکتی ہیں، اور وہ رقم صدقہ کرنا لازم نہیں.

اور جو تنخواہ حرمت کا علم ہونے کے بعد حاصل کی ہے آپ اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے اسے صدقہ کر دیں، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ ملازمت اور کام بھی ترک کرنا ہوگا.

اور اگر آپ کا کام کچھ تو مباح اور جائز ہو، اور کچھ حرام تو پھر آپ اس میں سے حرام کے تناسب کا اندازہ کر کے اس کے بدلے میں جو تنخواہ بنتی ہے اس سے چھٹکارا حاصل کر لیں.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (81915) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اگر آپ کے کام میں حرام میں معاونت نہیں ہوتی، بلکہ آپ علیحدہ اور الگ تھلگ ہیں جس کا قسطوں میں خرید و فروخت کے ساتھ تعلق بھی نہیں تو ہمیں امید ہے کہ اس کام میں آپ پر کوئی حرج نہیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق سے نوازے اور آپ کی سیدھے راہ کی طرف راہنمائی فرمائے.

واللہ اعلم.